شعلۂ ندا از پروفیسر اجتبیٰ حسین رضوی ایم ۔ اے تقطیع کلاں ضخامت ۲۵۶ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ قیمت مجلد قسم اول للعہ وقسم دوم عہ پتہ : رضا نقوی صاحب کوارٹر نمبر ۱۶ روڈ نمبر ۵ گردنی باغ ۔ پٹنہ :۔

حضرت رضوی اور جناب مظہری دونوں شاعری کے ایک ہی اسکول سے تعلق رکھتے ہیں، دونوں ہم وطن بھی ہیں ۔ ہم پیشہ وہم مشرب بھی لیکن فرق یہ ہے کہ جناب مظہری کے کلام کا رنگ بہ نسبت فلسفیانہ کے شاعرانہ زیادہ ہے اور اس کے برخلاف جناب رضوی کے ہاں فلسفہ اور تصوف اس قدر غالب ہے کہ معمولی استعداد کے لوگ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے ۔ اس اعتبار سے ان کو اردو شاعری کا مرزا بے دل بے تکلف کہا جا سکتا ہے ۔ موصوف کی شاعری نہایت گہرے غور وفکر اور عمیق بصیرت و حقیقت آگہی کی آئینہ دار ہے اور بے ساختگی کا یہ عالم ہے کہ کلام پڑھتے ہوتے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشعار جذب وسلوک کے عالم میں بلا قصد وارادہ ان کی زبان سے ادا ہو گئے ہیں ۔ چنانچہ اس کی تصدیق اس مجموعہ کے دیباچہ سے بھی ہوتی ہے ۔ اس مجموعہ میں جناب رضوی کی رباعیات ۔ قطعات ۔ غزلیں اور نظمیں سب ہی شامل ہیں اور سب ایک سے ایک بڑھ کر ۔ یہ مجموعہ صرف شاعرانہ تفریح کے طور پر پڑھ لینے کا نہیں بلکہ غور وفکر کے ساتھ سمجھنے کا ہے ۔ جناب رضوی نے قدیم بحور واوزان سے الگ ہو کر بعض نئے تجربے بھی کئے ہیں مثلاً ان کی نظم "البیلے جلوے" جس کا پہلا شعر یہ ہے

اک شعلہ رقصاں ازل ابد جلتے انگارے چھڑک چلا　　　خورشید سے ذرے سلگ چلے دامن سے دامن لہک چلا

یہ بحر متدارک میں ہے مگر اس میں خبن ۔ اضمار اور حذف وقص مختلف قسم کے زحافات جمع ہو گئے ہیں جن کا بیک وقت ایک مصرعہ میں جمع ہو جانا علم عروض میں نامانوس ہے ۔ تاہم ہمارے نزدیک یہ تجربہ کامیاب ہے اور اس سے شعر کی موزونیت اور اس کے ترنم میں کوئی فرق نہیں آیا ہے ۔